احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۵۷ اتوار - ۶- صفر - ۱۴۱۵ھ ' ۱۷- وفا ۱۳۷۳ ہش ' ۱۷- جولائی ۱۹۹۴ء

اللہ تعالیٰ کے حضور رونے والی آنکھ پیش کرنی چاہئے

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا دودھ بھی ایک گریہ کو چاہتا ہے' اس لئے اس کے حضور رونے والی آنکھ پیش کرنی چاہئے۔ بعض لوگوں کا یہ خیال کہ اللہ تعالیٰ کے حضور رونے دھونے سے کچھ نہیں ملتا' بالکل غلط اور باطل ہے۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کے صفات قدرت و تصرف پر ایمان نہیں رکھتے اگر ان میں حقیقی ایمان ہوتا تو وہ ایسا کہنے کی جرأت نہ کرتے۔ جب کبھی کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے حضور آیا ہے اور اس نے سچی توبہ کے ساتھ رجوع کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اس پر اپنا فضل کیا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بے باکی اور شرارت و شوخی کا پیدا ہونا سچے علم اور پورے یقین کے بعد تو ممکن نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ان کو یہ ہرگز معلوم نہیں کہ یہ بدی کا زہر ہلاک کرنے میں سنکھیا یا سٹرکنیا کے زہر سے بھی بڑھ کر ہے۔ اگر ان کا ایمان اس بات پر ہوتا کہ خدا ہے اور وہ بدی سے ناراض ہوتا ہے اور اس کی پاداش میں سخت سزا ملتی ہے' تو گناہ سے بیزاری ظاہر کرتے اور بدیوں سے ہٹ جاتے' لیکن چونکہ گناہ کی زندگی عام ہوتی جاتی ہے اور بدی اور فسق و فجور سے نفرت کی بجائے محبت بڑھتی جاتی ہے۔ اس لئے میں یہی کہوں گا اور یہی سچ ہے کہ آج کل دہریہ مت پھیلا ہوا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ایک گروہ زبان سے کہتا ہے کہ خدا ہے' مگر مانتا نہیں اور دوسرا گروہ صاف انکار کرتا ہے۔ حقیقت میں دونوں ملے ہوئے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول ص ۴۹۳)

بہت ضروری ہے کہ کلام الٰہی سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جائے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

لوگ بڑی بڑی کوششیں اس بات کے لئے کیا کرتے ہیں کہ ایک کتاب میں سب قسم کی باتوں کو جمع کر دیں اور کوئی بات ایسی نہ ہو جو باہر رہ جائے اس مقصد کے لئے انسائیکلوپیڈیا بناتے ہیں مگر پھر بھی بہت سی باتیں باہر رہ جاتی ہیں اور نئے نئے علوم اور باتیں نکل کر ان کے مجموعہ کو نامکمل کر دیتی ہیں یہی وجہ ہے کہ پندرہ بیس سال کے عرصہ کے بعد انسائیکلوپیڈیا کے بدلانے کی ضرورت در پیش ہوتی ہے۔ اور نئی چھاپنی پڑتی ہے۔ پھر میں نے دیکھا ہے ڈاکٹر ایسے بکس دوائیوں کے تیار کرتے ہیں جو سفر میں ہر قسم کی بیماریوں میں کام آ سکیں مگر اللہ تعالیٰ کے عذابوں کا علاج کہاں ہو سکتا ہے۔ اور اس کے انعاموں کا شمار کس طرح کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے کوئی اس کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکا تو اب تک نہ ایسا بکس تیار ہوا ہے جو تمام انسانی بیماریوں کے لئے کافی ہو سکے۔ اور نہ کوئی ایسی انسائیکلوپیڈیا تیار ہوئی ہے جس میں تمام باتیں درج کی سکتی ہوں۔ اور جس کے بدلنے کی ضرورت پیش نہ آئی ہو۔ مگر (کلام پاک) کا یہ کیسا زندہ معجزہ ہے کہ روحانیت کے لئے کوئی ایسی بات نہیں جو اس لئے بیان نہ کی ہو۔ اور اس سے باہر رہ گئی ہو۔ کوئی دنیا کی ترقی اس کی باتوں میں رخنہ نہیں ڈال سکتی۔ انسائیکلوپیڈیا کو بڑے بڑے مدبر عقل مند اور عالم مل کر بناتے ہیں مگر چند سالوں کے بعد کئی باتیں ایسی ہوتی ہیں جو غلط نکل آتی ہیں۔ اور کئی ایسی ہوتی ہیں جن کا انہیں علم ہی نہیں ہوتا اور بعد میں معلوم ہوتی ہیں مگر خدا تعالیٰ کے دین کے لئے جو انسائیکلوپیڈیا ہے اور جو مخزن ہے اس میں کوئی چیز تغیر نہیں ڈال سکتی۔ اور نہ کوئی بات اس سے باہر ہے۔ زمانہ کا بدلنا۔ قوموں کی رسومات اور عادات کا تبدیل ہونا ملکوں اور علاقوں کا مختلف ہونا۔ غرضیکہ کسی وجہ سے بھی اس میں نقص نہیں آ سکتا۔ بلکہ ہر وقت کامل اور مکمل ہے۔ پس ایسی کتاب کے ہوتے ہوئے کیوں نہ اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ پس بہت ضروری ہے کہ جہاں تک ہو سکے قرآن شریف کے علوم سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جائے۔ قرآن شریف انسان کی تمام بیماریوں تمام نقصوں۔ تمام کمزوریوں کا علاج بتلاتا ہے۔ اس لئے ہر انسان کو چاہئے کہ اس سے فائدہ اٹھائے۔

(از خطبہ ۹- اپریل ۱۹۱۵ء)

محترم چوہدری بشیر احمد صاحب نائب افسر جلسہ سالانہ انتقال فرما گئے

○ ربوہ = ۱۶- جولائی - افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب نائب افسر جلسہ سالانہ مورخہ ۱۴- جولائی بروز جمعرات انتقال فرما گئے۔ اگلے روز نماز جمعہ کے بعد بیت الاقصیٰ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے فوراً بعد بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی جہاں قبر تیار ہونے پر محترم مولانا نے ہی دعا کرائی۔ محترم چوہدری صاحب سابق صدر عمومی' اور ہمارے نائب ناظر ضیافت تھے۔ احباب سے آپ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترم چوہدری اللہ بخش صاحب ریٹائرڈ زراعت ماسٹر ربوہ مورخہ ۱۱- جولائی ۹۴ء کو بقضائے الٰہی لاہور میں اپنے بیٹے مکرم چوہدری رشید احمد صاحب کے گھر وفات پا گئے۔ آپ کی عمر قریباً سو سال تھی۔ اسی روز بعد جنازہ میت ربوہ لائی گئی۔ اگلے روز بعد نماز ظہر مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے بیت المہدی گولبازار میں جنازہ پڑھایا جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔ بوجہ موصی ہونے کے آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ جہاں قبر تیار ہونے پر محترم مولانا محمد احمد جلیل صاحب مفتی سلسلہ نے دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

درخواست دعا

○ مکرم صفدر نذیر صاحب گولیکی مربی BENIN (مغربی افریقہ) کی اہلیہ محترمہ کا بڑا اپریشن مورخہ ۹۴-۷-۲۱ کو نائیجریا میں ہوگا۔

احباب اپریشن کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۱۷- وفا ۱۳۷۳ ہش ۱۷- جولائی ۱۹۹۴ء

جرائم کا سدِّباب

حکومتیں اس لئے بنتی ہیں کہ ملک کا کاروبار چلایا جائے۔ کاروبار حکومت چلانے کی ایک اہم شرط یہ ہے کہ جرائم نہ ہوں یا جرائم کو روکا جائے۔ حکومت بھی ہو اور جرائم کا ارتکاب بھی ہوتا رہے تو یقیناً حکومت کا اعتماد قائم نہیں رہتا۔ یہ تو ممکن نہیں کہ جرائم کو یکسر ختم کر دیا جائے۔ آخر اس دنیا میں انسان بستے ہیں۔ انسان اچھے بھی ہیں اور برے بھی۔ اچھے انسان تو جرائم کے قریب بھی نہیں جاتے سوائے اس کے کہ انجانے میں اور بغیر نیت کے کوئی ایسی بات ہو جائے جسے جرم کے زمرہ میں لایا جائے۔ یہ ہمیشہ ممکن ہے۔ ارادہ نہ بھی ہو تو ایسا فعل سرزد ہو سکتا ہے جسے بعد میں سزا کے لئے جرم ہی کہا جائے گا۔ قتل بغیر عمد تو آپ نے سنا ہی ہو گا۔

برے آدمی جرم کرتے ہیں۔ انہیں روکنا ضروری ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ انہیں روکتی نظر آئے۔ مقدور بھر کوشش کرے کہ جرم کا ارتکاب نہ ہو۔ اکّا دکّا جرم پر بھی حکومت پر تنقید تو ہو گی لیکن وہ ہو گی قابل برداشت۔ آخر انسانوں پر انسانوں کی حکومت ہے۔ ایک دفعہ پولیس نے بتایا تھا۔ اور یہ پولیس تھی سکاٹ لینڈ یارڈ کی۔ کہ مجرم اور پولیس (یا حکومت کہہ لیجئے) چوہے بلّی کی دوڑ ہے۔ ہم جرائم کو روکنا چاہتے ہیں۔ مجرم جرائم پر آمادہ رہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ قوانین اور حکومت کا زوردار ہاتھ جرم کو روکنے کی کتنی بھی کوشش کرے کہیں نہ کہیں تو کوئی جرم ہو گا ہی۔

جرم کا تعلق ہے دل سے۔ دل میں برائی ہو تو جرم سرزد ہوتا ہے۔ اور حکومت کے قوانین کا تعلق ہے ذہن سے۔ ذہن سوچتا ہے اور جرم پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر دل ٹھیک ہو تو اس طرف سوچ جا ہی نہیں سکتی۔ اور چونکہ کہا جاتا ہے کہ مقلب القلوب ذات خدا کی ہے۔ وہ دل پھیر سکتا ہے۔ اگر انسان اپنے دل میں خدا کا خوف پیدا کرے تو اسے جرم کا خیال آ ہی نہیں سکتا۔

الغرض۔ جرم کو روکنے کی کوشش حکومت کا فرض ہے لیکن اس سے بڑھ کر لوگوں کے دلوں کو نیکی کی طرف پھیرنے کی ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ کی ہستی کا اور اس کی صفات کا یقین پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ "اگر وہ خدا کو کامل یقین کے ساتھ مانتے ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس قدر فسق و فجور اور بے حیائی میں ترقی ہو رہی ہے۔"

اس ارشاد کا واضح مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اور اس کی صفات میں کامل یقین ہو تو نہ فسق و فجور ہو نہ بے حیائی۔ گویا کہ جرائم کو کم کرنے کا بلکہ ختم کرنے کا واحد ذریعہ خدا تعالیٰ کی ذات میں یقینِ کامل ہے۔

جان پیاری ہے تو پہلے سوچ لے
کس طرح آئے گا، کیسے جائے گا
یہ ترا عزم مصمّم ہی سہی
تو یہاں آکر بہت پچھتائے گا

ابو الاقبال

خدا کی بات

بد زبانوں نے جسے سمجھا زباں تک ملتوی
اور خاموشی پسندوں نے دہاں تک ملتوی

جاگنے والوں نے حرفِ داستاں تک ملتوی
نیند کے ماتوں نے سنگِ آستاں تک ملتوی

جانتے تھے بعض گر آبِ رواں تک ملتوی
مانتے تھے بعض گردِ کارواں تک ملتوی

کچھ سمجھتے تھے اسے وہم و گماں تک ملتوی
اور حسن کے ہم زباں حُسنِ بیاں تک ملتوی

الغرض سمجھے جسے پیرو جواں تک ملتوی
خیریت اس میں ہی تھی رہتی جہاںتک ملتوی

ہو چکی تھی جو مشیت میں خزاں تک ملتوی
ملتوی رہتی بھی تو آخر کہاں تک ملتوی

جب زلازل میں نمایاں وجہ مجبوری ہوئی
"پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی"

حسن رہتاسی

دعا اور تدبیر انسانی طبیعت کے دو طبعی تقاضے ہیں کہ جو قدیم سے اور جب سے کہ انسان پیدا ہوا ہے دو حقیقی بھائیوں کی طرح انسانی فطرت کے خادم چلے آئے ہیں۔ اور تدبیر دعا کے لئے بطور نتیجہ ضروریہ کے اور دعا تدبیر کے لئے بطور محرک اور جاذب کے ہے۔ اور انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ تدبیر کرنے سے پہلے دعا کے ساتھ مبدء فیض سے مدد طلب کرے تا اس چشمہ لازوال سے روشنی پا کر عمدہ تدبیریں میسر آ سکیں۔

دعا کو پہلے ضروری ہے کہ اس مقام اور حد تک پہنچایا جاوے جہاں پہنچ کر وہ نتیجہ خیز ثابت ہوتی ہے جس طرح پر آتشی شیشے کے نیچے کپڑا رکھ دیتے ہیں اور سورج کی شعائیں اس شیشے پر آکر جمع ہوتی ہیں اور ان کی حرارت اور حدت اس مقام تک پہنچ جاتی ہے جو اس کپڑے کو جلا دے۔ پھر یکایک وہ کپڑا جل اٹھتا ہے اسی طرح پر ضروری ہے کہ دعا اس مقام تک پہنچے جہاں اس میں وہ قوت پیدا ہو جاوے کہ نامرادیوں کو جلا دے اور مقصد مراد کو پورا کرنے والی ثابت ہو جاوے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوت اور محبت پیدا کرو۔ اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑدو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کر کے کہیں کا کہیں پہنچادیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔ اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو۔ اور اس کی اطاعت میں واپس آجاؤ۔ اللہ تعالیٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے اور اس سے بچنے والے وہی ہیں جو کامل طور پر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کر کے اس کے حضور میں آتے ہیں"۔

(الحکم ۷-۲- مئی ۱۸۹۸ء)

پھر فرماتے ہیں۔

جماعت کے باہم اتفاق و محبت پر میں پہلے بہت دفعہ کہہ چکاہوں کہ تم باہم اتفاق رکھو اور اجتماع کرو۔ خدا تعالیٰ نے (فرمانبرادروں) کو یہی تعلیم دی تھی کہ تم وجود واحد رکھو ورنہ ہوا نکل جائے گی۔ نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑا ہونے کا حکم اسی لئے ہے کہ باہم اتحاد ہو۔ برقی طاقت کی طرح ایک کی خیر دوسرے میں سرایت کرے گی۔ اگر اختلاف ہو' اتحاد نہ ہو' تو پھر بے نصیب رہو گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آپس میں محبت کرو۔ اور ایک دوسرے کے لئے غائبانہ دعا کرو۔ اگر ایک شخص غائبانہ دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے تیرے لئے بھی ایسا ہی ہو۔ کیسی اعلیٰ درجہ کی بات ہے۔ اگر انسان کی دعا منظور نہ ہو تو فرشتہ کی تو منظور ہوتی ہے۔ میں نصیحت کرتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپس میں اختلاف نہ ہو۔ میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں اول خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو......

یاد رکھو تالیف ایک اعجاز ہے یاد رکھو جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند نہ کرے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے وہ مصیبت اور بلا میں ہے اس کا انجام اچھا نہیں۔ میں ایک کتاب بنانے والا ہوں۔ اس میں ایسے تمام لوگ الگ کر دئیے جائیں گے جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پاسکتے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑائی ہوتی ہے۔ مثلاً ایک شخص کہتا ہے کسی بازی گر نے دس گز کی چھلانگ ماری ہے دوسرا اس پر بحث کرنے بیٹھتا ہے۔ اور اس جگہ پر کینہ کا وجود پیدا ہو جاتا ہے۔ یاد رکھو بعض کا جدا ہونا (-) علامت ہے اور کیا وہ علامت پوری نہ ہو گی۔ ضرور ہو گی۔ تم کیوں صبر نہیں کرتے۔ جیسے طبی مسئلہ ہے کہ جب تک بعض امراض میں قلع قمع نہ کیا جائے مرض دفع نہیں ہوتا۔ میرے وجود سے اللہ نے چاہا تو ایک صالح جماعت پیدا ہو گی۔ باہمی عداوت کا سبب کیا ہے۔ بخل ہے۔ رعونت ہے' خودپسندی ہے اور جذبات ہیں۔

میں نے بتلایا ہے کہ میں عنقریب ایک کتاب لکھوں گا اور ایسے تمام لوگوں کو جماعت سے الگ کر دوں گا جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے۔ اور باہم محبت اور اخوت سے نہیں رہ سکتے۔ جو ایسے ہیں وہ یاد رکھیں کہ وہ چند روزہ مہمان ہیں جب تک کہ عمدہ نمونہ نہ دکھائیں۔ میں کسی کے سبب سے اپنے اوپر اعتراض لینا نہیں چاہتا۔ ایسا شخص جو میری جماعت میں ہو کر میرے منشاء کے موافق نہ ہو وہ خشک ٹہنی ہے اس کو اگر باغبان کاٹے نہیں تو کیا کرے۔ خشک ٹہنی دوسری سبز شاخ کے ساتھ رہ کر پانی تو چوستی ہے مگر وہ پانی اس کو سرسبز نہیں کر سکتا۔ بلکہ وہ شاخ دوسری کو بھی لے بیٹھتی ہے۔ پس ڈرو۔ میرے ساتھ وہ نہ رہے گا جو اپنا علاج نہ کرے گا۔"

(الحکم ۷ا۔ اپریل ۱۹۰۰ء)

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

حضرت امام جماعت الثانی فرماتے ہیں:-

جیسا کہ حل لغات میں لکھا گیا ہے۔ ھَمَّتْ بِہٖ کے معنے مضبوط ارادہ کرنے کے ہوتے ہیں۔ گو ساتھ ہی یہ اشارہ بھی ہوتا ہے کہ جس کام کا ارادہ کیا تھا۔ اسے پورا نہیں کیا۔ خواہ اس وجہ سے کہ حالات بدل گئے خواہ اس سبب سے کہ روکیں پڑ گئیں اس میں بتایا گیا ہے کہ عزیز کی بیوی نے حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق ایک ارادہ کیا لیکن وہ اسے پورا نہ کر سکی۔ اسی طرح حضرت یوسف علیہ السلام نے اس کے متعلق ایک ارادہ کیا لیکن وہ بھی اس ارادے کو پورا نہ کر سکے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس سے یہ مراد ہے کہ دونوں نے آپس میں بدی کا ارادہ کیا۔ لیکن یہ درست نہیں۔ کیونکہ اس کی نفی پہلے ہو چکی ہے۔ وہاں اللہ تعالیٰ فرما چکا ہے کہ یوسف کو عزیز کی بیوی نے اس کے دلی خیالات کے خلاف پھسلانا چاہا۔ لیکن اس پر اس کی باتوں کا کوئی اثر نہ ہوا بلکہ اس نے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور اس کام کے بد انجام سے اس عورت کو بھی ڈرایا۔ پس اس آیت کی موجودگی میں ھَمَّتْ بِہٖ کے یہ معنی کسی طرح نہیں کئے جاسکتے کہ یوسف علیہ السلام نے اس عورت سے کسی بری بات کا ارادہ کیا۔

اصل بات یہ ہے کہ ہر شخص کی حالت کے مطابق اس کی طرف ارادہ منسوب کیا جاسکتا ہے دونوں کی اندرونی حالت کو تو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمادیا ہے۔ عورت کی اندرونی حالت یہ بتائی ہے کہ وہ بدی کا ارادہ رکھتی تھی۔ اور یوسف علیہ السلام کی حالت یہ بتائی ہے کہ وہ اسے ظلم کے بد انجام سے ڈراتے تھے۔ پس اس جگہ دونوں کے ارادوں سے یہی مراد لی جا سکتی ہے کہ عزیز کی بیوی نے حضرت یوسف علیہ السلام کو بدی کی راہ پر لگانا چاہا اور حضرت یوسف علیہ السلام نے اسے نیکی کی راہ پر لگانا چاہا مگر دونوں اپنے مقصد کو پورا نہ کر سکے۔ نہ یوسف علیہ السلام نے عزیز کی بیوی کی بات مانی اور نہ اس نے یوسف علیہ السلام کی بات مانی۔ باقی رہا اللہ تعالیٰ کا قول (------) تو یہ ھَمَّ بِھَا کے ساتھ نہیں ہے۔ بلکہ الگ قول ہے۔ اور اس کی جزاء محذوف ہے جیسا کہ قرآن کریم میں متعدد جگہ جزاء محذوف کر دی گئی ہے۔ جیسے (------) میں محذوف ہے۔ اور اس حصہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر یوسف علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے براہین نہ دیکھے ہوئے ہوتے تب ہو سکتا تھا کہ وہ اس ارادے کے سوا کوئی اور ارادہ کرتے مثلاً اسے نیکی کی طرف نہ بلاتے۔ خاموش ہی رہتے۔ لیکن جب کہ وہ براہین دیکھ چکے تھے تو پھر اس کے سوا وہ اور کر ہی کیا سکتے تھے۔ ہاں یہ آگے اس عورت کی بد قسمتی تھی کہ اس نے حضرت یوسف علیہ السلام کی نصیحت کو قبول نہ کیا اور ظلم پر مُصر رہی۔

برہان کے متعلق بھی اختلاف ہے جن لوگوں نے اس کے یہ معنے کئے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے بدی کا ارادہ کیا تھا وہ اس کے یہ معنے کرتے ہیں کہ عزیز کی بیوی اپنے بت پر پردہ ڈالنے لگی تھی۔ کہ اس سے مجھے شرم آتی ہے۔ اس پر یوسف علیہ السلام کی آنکھیں کھل گئیں اور انہوں نے کہا کہ پھر میں کیوں نہ اپنے خدا سے شرماؤں۔ جو دیکھتا ہے اور جانتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ انہوں نے چھت پر یہ لکھا ہوا دیکھا تھا (------) بعض کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک ہتھیلی دیکھی جس پر یہ لکھا ہوا تھا (------) بعض کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت یعقوب علیہ السلام کی صورت دیکھی کہ وہ انگلیاں دانتوں میں دبا رہے تھے۔ مگر میں لکھ چکا ہوں کہ یہ معنے ہی غلط ہیں۔ برہان سے مراد وہی آیات اور نشانات ہیں جو حضرت یوسف علیہ السلام کے لئے ظاہر ہو چکے تھے۔ مثلاً ان کی رویاء' آئندہ روحانی ترقیات کے متعلق پھر کنویں میں ڈالتے وقت کا الہام کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس ابتلا سے بچا کر ترقی دے گا۔ اور ایک دن تیرے بھائی تیرے سامنے پیش ہوں گے۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے ایسے عظیم الشان کام کے لئے تیار کرنا ہو اسے اللہ تعالیٰ ایک مُشرکہ کے سامنے شرمندہ نہیں کر سکتا تھا۔ (-----) سے یہ مراد ہے کہ ہم نے اسے براہین دکھائے ہی اس لئے تھے۔ کہ اس سے بدی اور بے حیائی کو دور کر دیں۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے اسے اس غرض سے یہ نشانات دکھائے تھے تو کسی طرح ممکن تھا کہ اللہ تعالیٰ کے منشاء کے خلاف نتیجہ نکلتا۔

دوسرے معنے اس کے یہ ہیں کہ یہ واقعہ اس لئے ظاہر ہوا کہ اللہ تعالیٰ یوسف کو اس عورت کی بد صحبت سے نجات دلائے یہ ایک حقیقت ہے کہ بد لوگوں میں رہ کر انسان کے خیالات اور اس کے دماغ پر برا اثر پڑتا ہے۔ اگر اس طرح عزیز کی بیوی اپنے بد ارادہ کا اظہار نہ کرتی تو اس کی اور اس کی ہمجولیوں کی صحبت میں حضرت یوسف علیہ السلام کو رہنا پڑتا جن کے اخلاق قرآن کریم سے ثابت ہے کہ نہایت گندے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے پسند نہ فرمایا کہ آپ ان کی صحبت میں رہیں۔ اور اس

باقی کالم ۲ پر

بقیہ کالم ۴

کے بد ارادوں کو پوری طرح اور جلد اللہ تعالیٰ نے ظاہر کرادیا اور اس طرح انہیں ان سے جدا کر کے قید خانے میں بھجوا دیا۔ جہاں علیحدگی میں عبادت الٰہی کا خاص موقعہ ان کو مل گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا(-) تم میں سے بہتر وہ شخص ہے۔ جس کا اپنے اہل کے ساتھ عمدہ سلوک ہو۔ بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں وہ نیک کہاں! دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کر سکتا ہے جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو۔ اور عمدہ معاشرت رکھتا ہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف کتب

مولانا عبدالباسط شاہد

سیرۃ و سوانح حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

(بطرز سوال و جواب)

شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ کراچی کی مطبوعات میں "سیرۃ و سوانح حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ" کا اضافہ۔ ایک غیر معمولی گراں قدر اضافہ ہے۔ اس کتاب کی مؤلفہ محترمہ امتہ الرشید جمیل اپنی اس سعادت و خوش بختی کا ذکر کرتے ہوئے تحریر کرتی ہیں۔

"میں نے مختلف کتب کا مطالعہ کرنے کے بعد اسے مجموعہ کی شکل دی ہے۔ میری ہر ممکن کوشش رہی ہے کہ تحریر سہل اور آسان زبان میں ہو تاکہ ہر استعداد کا قاری اس سے مستفید ہو سکے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے پڑھنے والوں کو روشن ذہن عطا کرے اور پوری طرح استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرماوے"

محترمہ سلیمہ میر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کراچی پیش لفظ میں تحریر فرماتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ اس نے جشن تشکر کی خوشی میں کتب کی اشاعت کے سلسلہ میں ایک گراں قدر اضافہ کی توفیق عطا فرمائی۔ لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کی ایک مخلص کارکن محترمہ امتہ الرشید صاحبہ کو.... (-) بابرکت کتاب لکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ یہ کتاب بطرز سوال و جواب تحریر کی گئی ہے اور زیادہ تر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی کتاب سیرۃ خاتم النبیین کو بنیاد بنایا گیا ہے۔...... اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کوشش کو قبول فرمائے۔ اور قارئین کو اس کامل نبی ﷺ کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنے اور کامل عبد بننے کی توفیق فرمائے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے کم و بیش نصف صدی قبل آنحضرت ﷺ کی محبت و عقیدت میں سرشار ہو کر بڑی محنت و لگن سے سیرت خاتم النبیین ﷺ تالیف فرمائی۔ آپ کی اس معرکۃ الآراء کتاب نے قبولیت عامہ کی سند حاصل کی اور ہر طرف سے داد و تحسین حاصل کی۔ محترمہ امتہ الرشید جمیل نے اس نہایت مفید تالیف کو آسان اور عام فہم انداز میں بطرز سوال و جواب پیش کر کے بہت مفید خدمت انجام دی ہے۔ امید ہے کہ اس کتاب کے مطالعہ سے "سیرۃ" کا علم عام ہو گا "سیرۃ" پر عمل کا شوق پیدا ہو گا اور اس طرح رضاء الٰہی کے حصول کے مواقع آسان ہوں گے۔

مضمون کی طوالت کے خوف سے ذیل میں صرف دو سوال و جواب بطور مثال بیان کئے جاتے ہیں۔

س: کیا جنگ میں جھوٹ بولنا یا دھوکا دینا جائز ہے۔

ج: آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے "اَلْحَرْبُ خُدْعَۃٌ" جنگ خود ایک دھوکا ہے اس سے مراد جھوٹ اور فریب ہرگز نہیں بلکہ جنگی تدابیر سے دشمن کو غافل کر کے اس پر قابو پالینا ہے دشمن پر اپنے مقاصد اور ارادہ کا ظاہر نہ کرنا ہی جنگی داؤ پیچ ہے۔ جنگ خود ایک دھوکا ہے سے یہ بھی مراد ہے کہ کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ جنگ کا کیا نتیجہ نکلے۔ کس وقت کیا پلٹا کھا جائے۔

س: آنحضرت ﷺ نے کونسی پانچ بدیاں (برائیاں) کس قوم کی تباہی کا باعث بتائیں؟

ج: آنحضرت ﷺ نے فرمایا پانچ بدیاں ایسی ہیں جن کے متعلق میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں کہ وہ کبھی میری امت میں پیدا ہوں کیونکہ وہ جس قوم میں رونما ہوتی ہیں اسے تباہ کر دیتی ہیں۔

(۱) کبھی کسی قوم میں فحش اور بدکاری نہیں پھیلی اس حد تک کہ وہ اسے برملا کرنے لگ جائیں کہ اس کے نتیجہ میں ایسی بیماریاں اور وبائیں نہ ظاہر ہونی شروع ہو گئی ہوں جو ان سے پہلے لوگوں میں نہیں تھیں۔

(۲) کبھی کسی قوم میں ناپ اور تول میں بد دیانتی کرنے کی بدی پیدا نہیں ہوئی کہ اس کے نتیجہ میں اس اس قوم پر قحط اور محنت اور شدت اور حاکم وقت کے ظلم و ستم کی مصیبت نازل نہ ہوئی ہو۔

(۳) کبھی کسی قوم نے زکوٰۃ اور صدقات کی ادائیگی میں سستی اور غفلت نہیں اختیار کی کہ اس کے نتیجہ میں ان پر بارشوں کی کمی نہ ہو گئی ہو حتیٰ کہ اگر خدا کو اپنے پیدا کردہ جانوروں اور مویشیوں کا خیال نہ ہو تو ایسی قوم پر بارشوں کا سلسلہ ہی بند ہو جائے۔

(۴) کبھی کسی قوم نے خدا اور اس کے رسول کے عہد کو نہیں توڑا کہ ان پر کوئی غیر قوم ان کے دشمنوں میں سے مسلط نہ کر دی جائے جو ان کے حقوق کو غصب کرنے لگ جائے۔

(۵) کبھی کسی قوم کے علماء اور ائمہ نے خلاف شریعت فتوے دے کر شریعت کو اپنے مذہب کے مطابق نہیں بگاڑا کہ ان کے درمیان اندرونی لڑائی اور جھگڑوں کا سلسلہ شروع نہ ہو گیا ہو۔

دعائیں حقیقت میں بہت ہی قابل قدر ہوتی ہیں اور دعاؤں والا آخر کار کامیاب ہو جاتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

صادقہ فضل

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کے متعلق صادقہ فضل مزید لکھتی ہیں۔

حضرت ام سلمہؓ نے جب اپنے غلام سفینہ کو آزاد کیا تو اس شرط پر آزاد کیا کہ جب تک آنحضرت ﷺ زندہ رہیں ان پر یعنی سفینہ پر آپ کی خدمت واجب ہو گی۔ جب آنحضرت ﷺ بیمار ہوئے اور مرض زیادہ ہو گیا۔ اس وقت آپ حضرت عائشہؓ کے ہاں تشریف لے گئے حضرت ام سلمہؓ روزانہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتیں۔ ایک روز جب حضور کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی تو حضرت ام سلمہؓ آپ کی تکلیف کو دیکھ کر اپنے آپ پر قابو نہ پا سکیں۔ اور بے چین ہو کر گریہ وزاری کرنے لگیں۔ آنحضرت ﷺ نے اس سے روکا اور فرمایا یہ مسلمانوں کا شیوہ نہیں" (یعنی طریق نہیں ہے)۔ صحابہ کرامؓ کو معلوم تھا کہ آنحضرت ﷺ کو حضرت عائشہؓ سے بہت زیادہ محبت ہے۔ اس لئے صحابہؓ کرام آنحضرت ﷺ کی خدمت میں اس دن زیادہ تحائف بھیجا کرتے تھے جس دن آپ کی باری حضرت عائشہؓ کے ہاں ہوتی تھی۔ اس بات کا تمام ازواجؓ مطہرات کے دلوں میں اکثر خیال آیا کرتا تھا۔ لیکن وہ یہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض نہیں کر سکتی تھیں۔ ایک بار سب نے مل کر آنحضرت ﷺ کی سب سے زیادہ چہیتی بیٹی حضرت فاطمہؓ کو حضور کی خدمت میں سب کی طرف سے بھیجا کہ عرض کریں کہ سب ہی آنحضرت ﷺ کی فرمانبردار ہیں اور حضرت عائشہؓ کی طرح ہی سب کی بھلائی چاہتی ہیں اس لئے آپ جس کے گھر میں بھی ہوں لوگوں کو چاہئے کہ ہدیئے اور تحائف بھیجا کریں۔ چنانچہ جب حضرت فاطمہؓ آپ کی خدمت میں تشریف لے گئیں اور تمام ازواجؓ مطہرات کا پیغام پہنچایا۔ حضور نے حضرت فاطمہؓ سے فرمایا۔ "اے نور نظر! جس کو میں چاہوں کیا تم اس کو نہ چاہو گی" چنانچہ یہ جواب حضرت فاطمہؓ جیسی عقل مند کے لئے کافی تھا۔ لہٰذا آپ خاموشی سے واپس آگئیں۔ سب نے دوبارہ ان کو بھجوانا چاہا۔ مگر حضرت فاطمہؓ تیار نہ ہوئیں۔ اس کے بعد سب نے مل کر حضرت ام سلمہؓ کو اس کام کے لئے مناسب خیال کیا۔ کیونکہ حضرت عائشہؓ کے بعد یہی سمجھ دار اور علم و فضل والی خیال کی جاتی تھیں۔ پھر حضرت ام سلمہؓ نے بڑے ادب کے ساتھ آپ کے سامنے درخواست پیش کی اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا ام سلمہؓ مجھے عائشہؓ کے معاملہ میں تنگ نہ کرو۔ تم جانتی ہو کہ عائشہؓ کے علاوہ کسی اور بیوی کے مکان میں مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی۔ وحی کا اعزاز اتنا بڑا اعزاز ہے کہ پھر ام سلمہؓ نے کچھ نہ کہا اور کہا کہ اے رسول خدا! میں آپ کو تکلیف پہنچانے سے پناہ مانگتی ہوں۔ یہ بات یقیناً حضرت ام سلمہؓ جیسی عالی دماغ اور سمجھ دار خاتون کے ذہن میں ضرور آئی کہ گویا خدا تعالیٰ کو یہ منظور تھا کہ حضرت عائشہؓ کا وقار اور اعزاز بلند ہو۔ کیونکہ وحی نازل ہونا کوئی معمولی بات نہیں ہے حضرت ام سلمہؓ حضور کی طبیعت کے خلاف کوئی کام کرنا پسند نہیں فرماتی تھیں۔ آپ کو اپنے اہل کے لئے سادگی پسند تھی۔ ایک بار ام سلمہؓ نے ایسا ہار پہن لیا جس میں کچھ سونا بھی شامل تھا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ حضور کو ناگوار گزرا ہے تو اسے توڑ ڈالا۔

حضرت ام سلمہؓ نے حضور کی وفات کے بعد آپ کے بال تبرک کے طور پر اپنے پاس رکھ لئے تھے۔ جن کی لوگ آپ کے گھر جا کر زیارت کیا کرتے تھے۔ باوجود بیمار ہونے کے پھر بھی آنحضرت ﷺ کے ساتھ ۱۰ھ میں حجۃ الوداع پر گئیں۔ حضور نے ان کی علالت کے پیش نظر طواف کے متعلق ام سلمہؓ سے فرمایا جب نماز فجر قائم ہو تو تم اونٹ پر سوار ہو کر طواف کرنا۔ چنانچہ حضرت ام سلمہؓ نے آپ کی ہدایت پر عمل کیا اور اونٹ پر سوار ہو کر ہی طواف کیا۔

جسمانی عبادت کی غرض

خدا تعالیٰ نے انسان کے وجود کی ایسی بناوٹ پیدا کی ہے کہ روح کا اثر جسم پر اور جسم کا اثر روح پر ضرور ہوتا ہے۔ جب تمہاری روح غمگین ہو تو آنکھوں سے بھی آنسو جاری ہو جاتے ہیں اور جب روح میں خوشی پیدا ہو تو چہرہ پر بشاشت ظاہر ہو جاتی ہے یہاں تک کہ انسان بسا اوقات ہنسنے لگتا ہے۔ ایسا ہی جب جسم کو کوئی تکلیف اور درد پہنچے تو اس درد میں روح بھی شریک ہوتی ہے اور جب جسم کسی ٹھنڈی ہوا سے خوش ہو تو روح بھی اس سے کچھ حصہ ضرور لیتی ہے۔ پس جسمانی عبادت کی غرض یہ ہے کہ روح اور جسم کے باہمی تعلقات کی وجہ سے روح میں بھی حضرت احدیّت کی طرف حرکت پیدا ہو۔ اور وہ روحانی قیام اور سجود میں مشغول ہو جائے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولوی محمد حسین صاحب

دعوت الی اللہ کا کام

وادی کشمیر کی طرف۔ مجھے قادیان سے حکم ملا کہ میں واپس مرکز پہنچ جاؤں۔ میں اس علاقہ میں دو سال دعوت الی اللہ کر کے ۱۹۳۳ء میں واپس قادیان پہنچ گیا۔ دفتر سے سید ولی اللہ شاہ صاحب نے یہ حکم دیا کہ آپ مع اپنی اہلیہ ثانی پونچھ چلے جائیں اور دعوت الی اللہ کا کام کریں۔ آخر جولائی ۱۹۳۳ء کو پونچھ کی طرف روانہ ہوا۔ جہلم میں ہی بارش ہو گئی تھی بڑی مشکل سے دریا عبور کیا کسٹم گھٹالیاں پر ہمیں یہ کہتے ہوئے روک لیا کہ کسی پنجابی مولوی کو ریاست میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے کیونکہ دو سال قبل ریاست میں بڑی بغاوت ہو گئی تھی جس کے مقدمات ابھی تک چل رہے ہیں۔ میں نے کہا کہ میں مولوی نہیں ہوں میں تو مربی ہوں۔ کسٹم افسر کہنے لگا کہ مربی کسے کہتے ہیں میں نے کہا جو امن کی تعلیم دے اور بغاوت سے روکے۔ لوگوں کو نیک بننے کی تحریک کرے اور حکومت کے قوانین کی پابندی کروائے۔ بعدہ' کہنے لگے کہ آپ یہاں تھوڑی دیر انتظار کریں۔ ہم جموں تار دے رہے ہیں۔ جواب آنے پر آپ کو بھی مطلع کر دیا جائے گا۔ میں نے کہا بہت اچھا ساتھ میری اہلیہ بھی ہے۔ اس لئے ہمارے لئے کسی پردہ دار مکان اور کھانے کا انتظام آپ کر دیں کیونکہ نہ معلوم جواب کب آئے۔ افسر کہنے لگا کہ ہمارے پاس ایسا کوئی فنڈ نہیں ہے۔ میں نے کہا جناب آپ بھی شہری ہیں اور شریف آدمی ہیں ذرا سوچیں کہ ہم بھی شہری ہیں۔ ہمیں نہ تو آپ آگے کی طرف ہی جانے دیتے ہیں اور نہ پیچھے واپس ہی جانے دیتے ہیں۔ اگر تو آپ ہمیں اپنی حراست میں رکھنا چاہتے ہیں تو پھر یہ سامان کرنا تو آپ کے لئے ضروری ہو جاتا ہے وہ اندر گیا اور اپنے ساتھی سے مشورہ کر کے واپس آ کر کہنے لگا کہ میرے ساتھ آپ کو میر پور تھانہ کی معرفت واپس کیا جائے گا۔ میں نے کہا چلو۔ وہ تانگہ لے آئے اور ہم سب اس پر سوار ہو کر چل پڑے۔ میں نے راستہ میں افسر صاحب سے کہا کہ تانگے کا کرایہ آپ دیں گے۔ کہنے لگا یہ آپ کو دینا پڑے گا۔ یہ کہہ کر وہ اتر گیا کہ اچھا آپ چلیں میں کسی دوسرے تانگہ پر آ جاؤں گا۔ میں نے تانگے والے سے کہا کہ میں مربی ہوں اور یہ کسٹم والے شرارت کرتے ہیں۔ تم فوراً جتنی جلدی ممکن ہو ہمیں میر پور پہنچاؤ۔ سالم کرائے کے ساتھ آٹھ آنے انعام کا وعدہ بھی کر لیا۔ وہاں ہمارے فلاں پنجابی وکیل ہیں ان کے مکان پر ہمیں چھوڑ آؤ۔ انعام سن کر اس نے کسی دوسرے تانگے والے کو آگے نہ بڑھنے دیا۔ وہاں مرکز کی طرف سے احمدی وکیل متعین تھے۔ انہیں میں نے سب ماجرا کہہ سنایا۔ کہنے لگے کہ آپ مشکل مرحلہ تو طے کر آئے ہیں اب وہ آپ کو واپس نہیں لے جاسکتے۔

دشوار گزار راستے۔ قدم قدم پر نصرتِ ایزدی اگلے دن دو گھوڑے کرایہ پر لے کر وہاں سے چل پڑے۔ ایک گھوڑے پر سامان رکھا اور دوسرے گھوڑے پر گھر والوں کو بٹھایا اور خود ساتھ پیدل چل پڑا بیس میل کا پیدل سفر کیا۔ راستہ میں بارش ہو جانے کی وجہ سے بہت تکلیف اٹھانا پڑی۔ رات راجد ھانی گاؤں میں بسر کی اور صبح بہت چوڑا نالہ ہمیں عبور کرنا تھا۔ اسے عبور کرتے وقت کنارہ کے مکینوں نے شور مچانا شروع کر دیا کہ اوپر کی سمت سے بہت پانی آرہا ہے یہ پردیسی مسافر اس میں بہہ جائیں گے۔ ہم نے گھوڑوں کی رفتار کو تیز کرنا چاہا تو سامان والا گھوڑا پانی میں بیٹھ گیا۔ اوپر سے بڑی تیزی کے ساتھ بہت بھاری پانی کا ریلا آرہا تھا۔ میں نے فوراً گھوڑے کو کھڑا کیا اور ابھی کنارہ پر پاؤں رکھا ہی تھا کہ پانی کا ریلا بڑے بھاری پتھروں کو بہاتے ہوئے لے کر پہنچ گیا۔ اگر ہمیں نصف منٹ کی بھی تاخیر ہو جاتی تو ہم بچ نہیں سکتے تھے مگر جسے خدا تعالیٰ بچانا چاہے بھلا اسے کون مار سکتا ہے۔ ہمارے کپڑے اور سامان وغیرہ سب پانی سے تر ہو گیا۔ ہم نے قریبی دوکان کے خالی حصے میں جا کر کپڑے وغیرہ تبدیل کئے اور اسی گاؤں میں رات گزاری۔ اگلے دن پھر ناشتہ کر کے دوبارہ چل پڑے۔ ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی۔ کبھی کبھی دھوپ بھی نکل آتی تھی۔ کوٹلی سے چند میل کے فاصلہ پر ایک "کس" ہے جسے بان کہتے ہیں وہ دریا کے قریب سے ہی عبور کرنا پڑتا تھا۔ اس میں بھی بہت پانی آیا ہوا تھا اور مسافروں کو پار کرانے کے لئے مزدور لگے ہوئے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ زنانہ سواری کو گھوڑی پر بیٹھے بیٹھے ہی پار کرانا ہے۔ چار مزدور ارد گرد حفاظت کے لئے ساتھ گئے اور کنارہ پر چھوڑ آئے۔ پھر سامان والے گھوڑے کو بھی پار کر آئے۔ بعدہ' میں نے اسے عبور کیا۔ شام کے وقت ہم کوٹلی میں منشی میر عالم صاحب احمدی کے مکان پر پہنچے۔ کوٹلی میں دو دن قیام کرنے کے بعد پھر دو گھوڑے پونچھ جانے کے لئے کرایہ پر لئے اور روانہ ہو گئے۔ آسمان ابر آلودہ تھا۔ بڑی مشکل سے شام کے وقت بارش میں "دھناہ" پہنچے۔ نور محمد صاحب احمدی کے مکان پر گئے تو معلوم ہوا کہ وہ گھر پر نہیں ہیں اور ان کی بیوی کہنے لگی کہ گھر میں رہنے کے لئے جگہ نہیں ہے۔ پھر فتح محمد خاں صاحب احمدی کے مکان پر پہنچے تو گھر میں ایک ہی جگہ پر چوپائے اور گھر والے رہ رہے تھے ہم بھی ایک چارپائی پر بیٹھ گئے۔ مکرم امیر عالم صاحب کے چھوٹے بھائی ہمارے ہمراہ تھے۔ انہوں نے وہاں کھانے کا انتظام کیا اور رات گزاری۔ اگلے دن پھر بارش میں ہی چل پڑے۔ فتح محمد صاحب نے بہت روکا کہ بارش زیادہ ہے آپ نہ جائیں۔ میں نے کہا کہ جس کی بارش ہے اس کے ہم ہیں۔ ہمیں اب اجازت ہی دیں۔ ابھی تھوڑی دور ہی گئے تھے کہ بارش تھم گئی اور دھوپ نکل آئی۔ ہم مینڈری دریا پر پہنچے تو خدا تعالیٰ نے چند آدمی ہماری مدد کے لئے دبے دیئے جن کی مدد سے ہم نے دریا پار کیا۔ جب ہم مدار پور کے پل سے تیتری فورٹ کے راستے پونچھ کے قریب پہنچے تو بتاڑ نالہ جو پونچھ شہر سے بالکل قریب ہے میں کافی پانی تھا جس کی وجہ سے مسافر رکے ہوئے تھے اور ہمارے جانے سے پہلے چار خچر اور ایک آدمی پانی کی رو میں بہہ چکے تھے۔ اس لئے ڈر کے مارے کوئی مسافر بھی آگے نہ بڑھتا تھا۔ قریب ہی ایک گاؤں تھا جس میں رات گزارنے کے بارے میں ہم سب ابھی مشورہ ہی کر رہے تھے کہ شہر کی طرف سے ہاتھی آیا جس کے مہاوت نے بلند آواز دی کہ مولوی صاحب کہاں ہیں۔ میں انہیں لینے آیا ہوں۔ ہم نے سامان اور گھوڑے وہیں روک دیئے اور میں خود' میری اہلیہ اور دین محمد صاحب تینوں اس پر سوار ہو کر پار چلے گئے۔ وہاں جا کر معلوم ہوا کہ پونچھ شہر میں شیعوں کا جلسہ ہے اور ان کا مولوی لاہور سے آنے والا تھا انہیں سبز رنگ کا صافہ دیکھ کہ یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ ہمارا ہی مولوی ہے۔ انہوں نے کوشش کر کے راجہ سے ہاتھی منگوایا تھا جو ہمارے کام آیا۔ رات کو منشی دانشمند صاحب کے مکان پر ٹھہرے اور دوسرے دن ہم ہاتھی لے کر گئے اور اپنا سامان وغیرہ بھی لے کر آ گئے اور گھوڑے واپس کر دیئے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اپنی نصرت کے ساتھ بخیرت پونچھ پہنچا دیا۔

ہماری تاریخ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بابرکت دور کے بعض اہم واقعات

۱۳۔ فروری ۱۸۳۵ء بمطابق ۱۴ شوال ۱۲۵۰ھ کو بروز جمعہ طلوع فجر کے بعد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ولادت ہوئی۔

۱۸۴۲ء تا ۱۸۵۳ ابتدائی تعلیم صرف و نحو کی تعلیم۔ منطق و حکمت اور دیگر مروجہ علوم کی تعلیم از منشی فضل الٰہی صاحب' مولوی فضل احمد صاحب اور مولوی گل علی شاہ صاحب اور اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔ اور کثرت سے مطالعہ شروع کیا۔

۱۸۷۲ء ملک کے مختلف اخبارات میں مذہبی مضامین کے سلسلے کا آغاز فرمایا۔

۱۸۷۵ء حضرت صاحب نے آٹھ یا نو ماہ تک لگاتار روزے رکھے۔

۱۸۸۰ء اشاعت براہین احمدیہ حصہ اول اور دوم ۱۸۸۲ء اشاعت براہین احمدیہ

۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء ولادت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء لدھیانہ میں حضرت صوفی احمد جان صاحب کے مکان واقع محلہ جدید میں جماعت احمدیہ کا آغاز۔

۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء جماعت احمدیہ کا پہلا جلسہ سالانہ بیت اقصیٰ قادیان میں ہوا۔ جس میں ۷۵ افراد شریک ہوئے۔

جنوری ۱۸۹۳ء حضرت صاحب کو ایک رات میں عربی زبان کے چالیس ہزار مادے سکھائے گئے

۲۶ تا ۲۹ دسمبر ۱۸۹۶ء۔ جلسہ اعظم مذاہب لاہور میں منعقد ہوا۔ ۲۸ اور ۲۹ دسمبر کو حضرت صاحب کا مضمون پڑھا گیا اور "مضمون بالا رہا" کا نشان پورا ہوا۔

اکتوبر ۱۸۹۷ء جماعت کے سب سے پہلے اخبار الحکم کا اجراء پہلے امرتسر سے اور پھر قادیان سے شائع ہونے لگا۔

۳ جنوری ۱۸۹۸ء۔ حضرت صاحب نے مدرسہ ہائی سکول کا افتتاح فرمایا۔ پہلے ہیڈ ماسٹر شیخ یعقوب علی صاحب تراب' طلباء کی تعداد ۴۱۔

۱۸۹۹ء حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی قائم کردہ انجمن ہمدردان دین کا پہلا اجلاس

یکم فروری ۱۹۰۰ء مدرسہ کو پرائمری سے مڈل کر دیا گیا۔

فروری ۱۹۰۰ء مدرسہ کو ہائی سکول بنا دیا گیا۔

۴ نومبر ۱۹۰۰ء بذریعہ اشتہار جماعت کا نام فرقہ احمدیہ رکھا گیا۔

دسمبر ۱۹۰۰ء صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب کی بذریعہ خط بیعت جو مولوی عبد الرحمان

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد محمود طاہر- ایم اے ابلاغیات ـــــ یادرفتگان

محترم ملک محمد شریف صاحب

جماعت احمدیہ راولپنڈی کی ایک دعاگو، علم دوست، بزرگ اور فعّال شخصیت جو سالہا سال تک جماعتی مصروفیات میں سرگرم عمل رہی جو اپنے پیچھے محنت، لگن اور احساس ذمہ داری کی طویل داستان چھوڑ گئے۔ یہ مخلص، فدائی احمدی اور کامیاب زندگی گزارنے والی شخصیت محترم ملک محمد شریف صاحب ہے جو کہ ٣٠ مئی ١٩٩٤ء کو اس دار فانی سے رخصت ہو کر راہی ملک عدم ہو گئے۔ ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ قبل اس کے کہ میں محترم ملک صاحب کی شخصیت کے بعض پہلوؤں کو یادِرفتگان کا موضوع بناؤں مناسب سمجھتا ہوں کہ مختصر طور پر ان کی زندگی کے حالات لکھ دیئے جائیں۔

محترم ملک محمد شریف صاحب جون ١٩١٤ء میں پنجاب کے شہر فیصل آباد میں پیدا ہوئے جو اس وقت لائل پور کہلاتا تھا۔ آپ کے والد حضرت شیخ خدا بخش صاحب جنہوں نے نشان کسوف وخسوف دیکھ کر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیعت کی اور رفیق ہونے کی سعادت پائی اس طرح محترم ملک شریف صاحب کو حضرت بانی سلسلہ کے رفیق کے بیٹے ہونے کا شرف حاصل ہے۔ آپ نے اپنی تعلیم فیصل آباد میں ہی حاصل کی۔ دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کا حصول بھی جاری رہا اور معروف عالم دین حضرت مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کی شاگردی کا شرف حاصل ہوا۔ اور مباحثوں و مناظروں میں ان کے ساتھ رہنے کا موقع ملا۔ ان کی شاگردی نے ان میں ابتداء سے ہی علم کا شوق پیدا کر دیا تھا اور جماعتی علمی مجالس میں شمولیت کی عادت اس وقت سے ہی آپ کو ہو گئی تھی۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ نے سرکاری ملازمت کر لی پہلے برٹش انڈیا کے تحت دہلی میں اور پھر تقسیم ہندوستان کے بعد آپ مستقل طور پر راولپنڈی میں منتقل ہو گئے اور ١٩٧٦ء میں اپنی ملازمت سے ریٹائر ہوئے۔

جماعت احمدیہ راولپنڈی میں آپ نے سالہا سال تک مختلف جماعتی و ذیلی تنظیموں کے عہدوں پر کام کیا۔ وفات کے وقت آپ سیکرٹری اصلاح و ارشاد ضلع راولپنڈی کے عہدہ پر فائز تھے۔ آپ کو ١٩٨٩ء کے تاریخی جلسہ سالانہ انگلستان اور ١٩٩١ء کے سوویں جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کی سعادت ملی۔ آپ نے اپنی یادگار کے طور پر ایک بیوہ کے علاوہ دو بیٹے کیپٹن عبداللطیف خان پاکستان نیوی راولپنڈی، کیپٹن ناصر محمود خان لاہور اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ٨٠ سال تھی اور آپ اپنی کوٹھی واقع ٢۔ النصرت ریلوے سکیم نمبر ا چک لالہ راولپنڈی میں مقیم تھے۔

اب میں محترم ملک محمد شریف صاحب کی شخصیت کے بعض پہلوؤں کو تحدیث نعمت کے طور پر بیان کرنا چاہوں گا۔ اور سب سے پہلے میں مقصدِ تخلیق انسانیت کی بات کروں گا۔ عبادتِ الٰہی کو آپ خاص اہتمام سے بجالاتے تھے۔ فرائض کے علاوہ نوافل عبادات میں بھی باقاعدہ تھے۔ جہاں خود بڑی باقاعدگی کے ساتھ عبادات بجالاتے وہاں دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتے تھے۔ قبولیت دعا پر پختہ یقین تھا اور اپنی کامیابی کا راز دعاؤں میں قرار دیتے تھے۔ دعا کے ذریعہ ہی قلبی سکون اور اطمینان پاتے۔ خدا تعالیٰ کے فضلوں کا تذکرہ بھی فرماتے اور ان پر شکر ادا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ کے بیٹے نے پوچھا کہ ابی جان آپ نماز میں اس قدر گریہ وزاری کرتے ہیں اپنے مولیٰ سے کیا مانگتے ہیں۔ تو جواباً کہنے لگے میں خدا سے کہتا ہوں کہ یا اللہ میں تیرے سے شرمندہ ہوں کہ تو نے مجھے سب کچھ دے دیا ہے میں تجھ سے مانگوں تو کیا مانگوں؟

جو لوگ خدا تعالیٰ سے لَو لگاتے ہیں تو پھر خدا تعالیٰ بھی ان سے شفقت اور رحم کا سلوک کرتا ہے۔ ایک دفعہ ملک صاحب کی ملازمت کے دوران ان کے افسر بالا نے فیصلہ کر لیا کہ وہ اس دفعہ ملک صاحب کی سالانہ رپورٹ اچھی نہیں لکھے گا۔ اس کا اظہار اس نے ملک صاحب سے کر دیا اس بات پر ایک دم جوش میں آگئے اور کہنے لگے کہ میرے خدا میں اتنی طاقت ہے کہ جب آپ میرے بارے میں کوئی ناجائز بات لکھیں گے تو وہ خدا آپ کے قلم کو روک لے گا۔ ہوا یوں کہ جب سالانہ رپورٹ لکھنے کا وقت آیا تو افسر بالا نے ملک صاحب کی رپورٹ پر دوسرے ملازم کے بارہ میں اظہار خیال کر دیا جو کہ بہت اچھے ریمارکس پر مشتمل تھا اور دوسرے ملازم کی رپورٹ پر ملک صاحب کے بارے میں اپنے ذہن میں موجود خیالات کا اظہار کر دیا۔ افسر بالا کو اس غلطی کا احساس اس وقت تک نہ ہوا جب تک محکمہ نے احساس نہ دلایا لیکن اب افسر بالا کے سر سے پانی نکل چکا تھا۔ اس بات پر افسر بالا نے ملک صاحب کے خدا پر پختہ یقین ہونے کا اعتراف کیا۔

آپ صدقہ و خیرات کرنے میں بہت آگے تھے۔ جماعت کی طرف سے جو بھی مالی تحریک ہوتی اس پر لبیک کہتے ہوئے شمولیت اختیار کرتے۔ ضرورت مند کا خیال رکھتے اور ان کی ضروریات پوری کرنے میں لگے رہتے۔ اپنے غریب رشتہ داروں کے گھروں میں جاکر ان کی مدد کرتے۔ کسی غریب سائل کو منع نہ کرتے اور اپنی اولاد کو بھی تلقین کی کہ سائل کو منع نہ کرو۔ جو ہو سکے دے دیا کرو۔

تربیت اولاد میں بہت محتاط تھے۔ کسی قسم کی غلط بات اپنے بچوں میں برداشت نہ کرتے نصیحت کے ذریعہ فوراً غلطی کا احساس دلاتے۔ اپنی اولاد کے ساتھ بے پناہ محبت بھی تھی اور اکثر ان سے ملاقات کے خواہاں رہتے اور خواہش ہوتی تھی کہ مختلف مواقع پر آپ کے بچے اکٹھے ہوں اور پھر ان کے ساتھ مختلف سیر و تفریح کے پروگرام بناتے چنانچہ اکثر عیدین کے مواقع پر پکنک کے پروگرام بناتے اور ان میں خاص اہتمام کرتے۔ گذشتہ عید کے موقع پر بھی آپ اپنے سب بچوں کے ساتھ تفریح کی لذت اٹھانے پہاڑوں پر گئے اور یوں اپنی فیملی میں صحت مند تفریح پیدا کرنے کے سامان اکثر کیا کرتے تھے۔

احمدی احباب کے ساتھ دلی محبت کا سلوک کیا کرتے تھے اور جب کوئی ان کے گھر جاتا تو اس کی مہمان نوازی کے حقوق خوب طریقے سے ادا کرتے اور کسی قسم کا کوئی کام لے کر آگیا تو جب تک اس کا کام کروا نہ دیتے چین سے نہ بیٹھتے تھے۔ اپنے گھر کا کام کروانا ہوتا تو وہ بھی احمدی کاریگروں سے کرواتے آپ نے اپنی موجودہ کوٹھی جو کہ چک لالہ ریلوے سٹیشن کے قریب ہے احمدی ٹھیکیدار کے ذریعہ احمدی راجگیروں سے بنوائی اور ہر طرح سے انہیں خوش رکھا۔

جائز سفارش کرنا جس سے کسی مستحق کا حق تلف نہ ہو بلکہ مستحق کو اس کا حق اس ذریعہ سے مل جائے ثواب کا باعث ہے۔ سفارش کے بارہ میں بھی آپ نے بڑا دلکش اور ہمدردانہ اصول اپنا رکھا تھا۔ جہاں تک کسی اپنے کام کا مسئلہ ہوتا اس کے لئے کسی سے سفارش نہ کرواتے تھے لیکن اگر کوئی شخص ضرورت کے تحت آپ کے پاس آجاتا تو اس کے لئے کئی سفارشیں ڈھونڈتے جب تک اس کا کام نہ ہو جاتا اس وقت تک چین سے نہ بیٹھتے یوں آپ میں خدمت خلق کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ جہاں تک آپ کے بس میں ہوتا تو واقف کار سے مل کر دوسروں کا کام کرواتے تھے۔

آپ کی ایک بہت بڑی خوبی جس سے میں بہت متاثر ہوا ہوں اور اکثر وہ لوگ جن سے آپ کا تعلق رہا ہے وہ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہے ہوں گے وہ آپ کی علم دوستی ہے۔ جماعتی لٹریچر کا آپ نے وسیع مطالعہ کر رکھا تھا اور بچپن سے آپ کا احمدی علماء سے ذاتی تعلق تھا۔ محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کی شاگردی کا شرف آپ نے بچپن میں ہی حاصل کر لیا تھا۔ اس سے آپ کو علم کی لَو لگ گئی تھی۔ آپ نے اپنے گھر میں اپنی ذاتی لائبریری بنائی ہوئی تھی جس میں مختلف مذاہب کی نادر کتب آپ نے رکھی ہوئی تھیں جن کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔ کتب خریدنے کے بہت شوقین تھے اور جب بھی پتہ چلتا کہ نئی جماعتی کتاب چھپی ہے یا دوسروں نے جماعت کے بارہ میں لٹریچر شائع کیا ہے اس کو خریدتے اور فوراً مطالعہ کرتے۔ آپ کی علم دوستی کا عالم یہ تھا کہ ہر اس شخص کی دلی قدر کرتے تھے جس کو علم حاصل کرنے کا شوق ہوتا اور تحقیق کی جستجو ہوتی اور حتیّ الوسع کوشش کرتے تھے کہ دوسروں تک وہ علم پہنچ جائے جو انہیں خود حاصل تھا۔ میں نے خود ذاتی طور پر ان سے کئی کتب کے بارہ میں شناسائی حاصل کی اور کئی جماعتی نوعیت کے علمی مسائل سے آگاہی پائی۔

محترم ملک محمد شریف صاحب نے اپنی ساری عمر ایک فعّال داعی الی اللہ کے طور پر گزاری ہے جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ آپ کو بچپن سے ہی مناظروں اور مباحثوں میں شرکت کرنے کا موقع ملا اس سے آپ کے اندر کا داعی الی اللہ شروع سے ہی بیدار ہو چکا تھا جب بھی ان سے ملاقات کا موقع ملتا دعوت الی اللہ کا موضوع شروع کر دیتے اور جو علمی باتیں اور الدّعوت کے امور آپ نے غیر از جماعت دوستوں کے ساتھ چلائے ہوتے تھے ان کا ذکر شروع کر دیتے آپ نے ایک نڈر داعی الی اللہ کے طور پر کام کیا۔ سفروں کے دوران اپنے مطالعہ میں جماعتی لٹریچر ضرور رکھتے اور ہم سفروں کو بڑے احسن طریقے کے ساتھ محوِ گفتگو کر لیا کرتے تھے اور یوں ایک دعوت الی اللہ کا سلسلہ شروع ہو جاتا تھا۔ آپ کی دعوت سے بیسیوں لوگوں کو قبول احمدیت کا شرف حاصل ہوا۔ غیر از جماعت سکالرز کے ساتھ آپ نے خط و کتابت کا سلسلہ جاری کیا ہوا تھا اور ان کے خطوط کی بھاری تعداد آپ کے پاس موجود تھی جن میں سے بعض خطوط کو مجھے بھی دیکھنے کا موقع ملا۔ ایسے شیدائی داعی الی اللہ تھے کہ خدا تعالیٰ نے وفات سے چند گھنٹے قبل بھی آپ کو اس کام کی سعادت بخشی۔ رات ساڑھے نو بجے ایک دعوت الی اللہ کی نشست سے گھر واپس آئے اور تھوڑی سی طبیعت خراب ہونے کے بعد علی الصبح اپنی جان اپنے مولیٰ حقیقی کے سپرد کر دی۔

محترم ملک صاحب نے بھرپور عملی زندگی گزاری اور اپنے اسلاف کی اقدار کو زندہ رکھا۔ آپ کی مجلس میں جب بھی کوئی بیٹھتا تو

باقی کالم ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۳

صاحب لے کر آئے۔

دسمبر ۱۹۰۰ء۔ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب نے مجلس تشحیذ الاذہان کی بنیاد رکھی۔

۱۵ جنوری ۱۹۰۱ء حضرت صاحب نے ریویو آف ریلیجنز کے اجراء کا اعلان فرمایا۔

وسط سال ۱۹۰۱ء۔ کابل میں حضرت مولوی عبدالرحمان صاحب راہ حق میں قربان ہو گئے۔

جنوری ۱۹۰۲ء ریویو آف ریلیجنز کا اردو اور انگریزی میں اجراء

۵ مارچ ۱۹۰۲ء۔ بذریعہ اشتہار حضرت صاحب نے ماہوار جماعتی چندوں کے لئے مستقل نظام کی بنیاد رکھنے کا اعلان فرمایا۔

۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء ہفت روزہ البدر کا اجراء۔

نومبر ۱۹۰۲ء حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب قادیان تشریف لائے۔

۲۲ جنوری ۱۹۰۳ء حضرت صاحب کو رویاء کے ذریعے روس کا عصاء ملنے کی اطلاع دی گئی۔

۲۸ جنوری ۱۹۰۳ء حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی قادیان سے کابل واپسی۔

۲۸ مئی ۱۹۰۳ء ۔ تعلیم الاسلام کالج کا افتتاح حضرت صاحب کے ارشاد پر حضرت مولانا نورالدین صاحب نے فرمایا۔

۱۴ جولائی ۱۹۰۳ء ۔ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب راہ حق میں قربان ہو گئے۔

۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء بہشتی مقبرہ کا قیام۔ سب سے پہلے دفن ہونے والے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی۔

۲۹ جنوری ۱۹۰۶ء ۔ صدر انجمن احمدیہ کا قیام۔

ستمبر ۱۹۰۷ء۔ وقف زندگی کی پہلی منظم تحریک۔ ۱۳۔ احباب نے وقف کیا۔

۲۵ مئی ۱۹۰۸ء احباب جماعت سے آخری خطاب' آخری سیر' آخری کتاب مکمل کی "پیغام صلح" شام کو مرض الموت کا آغاز

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء آخری نماز ادا کی جو فجر کی تھی۔ ساڑھے دس بجے صبح ۷۳ سال کی عمر میں وفات بمطابق ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۲۶ ھ

حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کا تاریخی عہد۔ ڈھائی بجے نماز جنازہ پڑھائی پونے چھ بجے جنازہ گاڑی پر سوار کرا کر لاہور سے بٹالہ لایا گیا۔ گاڑی دس بجے رات بٹالہ پہنچی۔ احباب نعش مبارک کو کندھوں پر اٹھا کر قادیان لائے۔ آٹھ بجے صبح احباب جماعت جنازہ لے کر قادیان پہنچے۔ حضرت مولانا نورالدین صاحب حضرت بانی سلسلہ کے جانشین منتخب ہوئے۔ نماز عصر کے بعد نماز جنازہ ہوئی۔ دیدار عام ہوا۔ شام چھ بجے حضور کا جسد مبارک سینکڑوں اشکبار آنکھوں اور غم زدہ دلوں کے ساتھ مقبرے میں دفن کیا گیا۔

بقیہ صفحہ ۶

کوئی نہ کوئی علمی بات ضرور سن کر اٹھتا آپ نے اپنے پیچھے گہرے اثرات چھوڑے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور خدا کرے کہ ان کی نیک یادیں محض یادیں نہ رہیں بلکہ اگلی نسلوں میں بھی زندہ رہیں اور انہوں جو بھی قابل تقلید اقدار چھوڑی ہیں آپ کی نسل ان کی حفاظت کرنے والی ثابت ہو۔ کیونکہ قومیں اپنی روایات سے زندہ رہتی ہیں اور اسلاف کی اقدار کی حفاظت اور ان کو اپنے اندر زندہ رکھنا ہم سب کا فرض ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر ۲۹۵۷۳ میں سمیرا روحی بنت نفیس احمد صاحب قوم پاکستانی پیشہ طالب علم عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۶-۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ پچاس ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سمیرا روحی کینیڈا۔ گواہ شد نمبر ۱ نفیس احمد والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲ منیر الحق شاہد وصیت نمبر ۱۷۶۱۴۔

مسل نمبر ۲۹۵۷۴ میں ثریا ناصر زوجہ محمد کریم ناصر قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۴-۲۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ زیور طلائی ۲۹ تولہ مالیتی۔/۸۳۰۰ ۷ روپے۔ ۲۔ گھڑی کلائی مالیتی۔/۲۳۰ ڈالر۔ ۳۔ حق مہر وصول شدہ دس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پچاس ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ثریا ناصر کینیڈا۔ گواہ شد نمبر ۱ محمد کریم ناصر خاوند محترم موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲ منیر الحق شاہد وصیت ۱۷۶۱۴۔

مسل نمبر ۲۹۵۷۵ میں جمیلہ پروین سعید زوجہ اسامہ سعید صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۲-۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ حق مہر وصول شدہ پندرہ ہزار روپے ۲۔ طلائی زیور ۲۸۰ گرام مالیتی۔/۴۲۰۰ ڈالر اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰۰ ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ جمیلہ پروین سعید کینیڈا۔ گواہ شد نمبر ۱ اسامہ سعید خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲ عزیز اللہ کینیڈا۔

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ محترمہ امتہ الحفیظ بھٹی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد حنیف بھٹی صاحب مورخہ ۸۔ جولائی کو دل کا دورہ پڑنے سے اچانک وفات پاگئیں۔ آپ کا جنازہ مکرم ملک بشارت احمد صاحب نے پڑھایا اور بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں ائی۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ضرورت لیبارٹری ٹیکنیشنز

○ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر انتظام ایک بلڈ بینک کا قیام عمل میں لایا جارہا ہے۔ جس کے لئے دو لیبارٹری ٹیکنیشنز کی پارٹ ٹائم ضرورت ہے جو مارننگ یا ایوننگ شفٹ میں ڈیوٹی خدمت خلق کے جذبہ کے ساتھ سرانجام دے سکیں۔ مناسب معاوضہ دیا جائے گا۔ خواہشمند افراد مہتمم خدمت خلق سے فوری طور پر رابطہ قائم فرمائیں۔

مہتمم خدمت خلق
خدام الاحمدیہ پاکستان

تعلیم القرآن

والدین کی ذمہ داری

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث فرماتے ہیں۔
"اولاد کی تربیت اور اس کو قرآن کریم پڑھانے کی اصل ذمہ داری والدین پر ہے۔ انہیں اس کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہونا پڑے گا۔ ان سے سوال کیا جائے گا کہ انہوں نے اپنی اولاد کو اس نعمت یعنی قرآن کریم سے جو انہیں حاصل تھی کیوں محروم رکھا"۔
(خطبہ جمعہ۔ الفضل ۳۔ فروری ۶۶ء ص ۴)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی)

جدید فیشن کے سنگ
بشیر گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 211806
پروپرائیٹر: کے۔ اے۔ بشیر

مسوڑھوں سے خون آنا اور بال گرنا
عام شکایات ہیں لیکن ہیں قابلِ فکر!
(ہومیوپیتھک) پائیوریا پاؤڈر
مسوڑھوں سے خون آنے کیلئے
(ہومیوپیتھک) فالنگ ہیئر آئل گرتے بالوں کیلئے
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر لبو ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-211283 , 04524-771
فیکس 04524-212299

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 16- جولائی-1994ء
گرمی کے ساتھ حبس کا سلسلہ جاری ہے
درجہ حرارت کم از کم 26 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر پاکستان سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ مسلمانوں کا ایک دوسرے کا خون کا پیاسا ہونا انتہائی شرمناک ہے۔ ہم ایک خدا اور ایک رسول کو مانتے ہوئے ایک دوسرے کے خون کے پیاسے بن گئے ہیں۔

○ وفاقی وزیر انصاف و قانون و پارلیمانی امور سید اقبال حیدر نے کہا ہے کہ حکومت عدلیہ کو سیاست سے پاک اور ججوں سے ناانصافی کا ازالہ کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کا تقرر میرٹ پر کیا گیا ہے۔ وہ واحد جج ہیں جن کا نام "گینز بک آف ورلڈ ریکارڈ" میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم عدلیہ کو متنازعہ نہیں بنانا چاہتے۔

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بینظیر بھٹو نے ایک سعودی اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ مسئلہ کشمیر حل ہونے تک ایٹمی پروگرام ترک نہیں کیا جائے گا۔ پاکستان سمجھتا ہے کہ جنگ سے کوئی مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ نواز لیگ اور جونیجو لیگ میں اتحاد سے سیاسی منظر تبدیل نہیں ہوگا۔ دونوں دھڑوں میں مفاہمت ہونا اچھی بات ہے۔ لیکن اگر صورت حال میں تبدیلی کی کوشش کی گئی تو انتخابات کی راہ ہموار ہوگی۔ جبکہ اس وقت کوئی بھی نئے الیکشن نہیں چاہتا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ آمریت کے پروردہ مخلوط حکومت کے خلاف شکوک پیدا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شخصیت پرستی کی بجائے قومی مفاہمت اور پاکستان پرستی آج ہماری سب سے بڑی ضرورت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پنجاب حکومت کی عوامی خدمات اپنی مثال آپ ہیں۔

○ روس نے پاکستان کو جنگی ساز و سامان فروخت کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ پاکستان کو ایس۔یو ۲۷ اور مگ ۲۹ جنگی طیاروں کی فراہمی کے لئے سیاسی کلیرنس دے دی گئی ہے۔ اور اس سلسلے میں دونوں ملکوں میں جلد وفود کا تبادلہ ہوگا۔ ماہرین نے روسی طیاروں کو پاک فضائیہ کے لئے موزوں قرار دے دیا۔ اسی طرح ٹی-۸۰ ٹینکوں کی خریداری کے لئے بات چیت جاری ہے۔

○ وفاقی وزیر قانون و پارلیمانی امور سید اقبال حیدر نے کہا ہے کہ پاکستان کے وزیر قانون کے سر کی قیمت رکھی جانے کی خبر پر پوری دنیا ہنس رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسی مبینہ اطلاعات سے پاکستان پر ایک انتہا پسند اور بنیاد پرست ملک ہونے کا الزام لگا کر وطن عزیز کا وقار مجروح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

○ سابق وزیر اعظم میاں نواز شریف نے انٹی کرپشن میں درج مقدمات کے خلاف لاہور ہائی کورٹ میں زیر سماعت اپنی درخواست واپس لے لی ہے۔ انہوں نے یہ موقف اختیار کیا کہ فاضل بنچ کی تشکیل مناسب نہیں ہوئی اور درخواست گزار کو انصاف کی توقع نہیں۔

○ وزیر داخلہ پاکستان کی زیر صدارت اعلیٰ سطحی اجلاس میں فرقہ واریت اور منافرانہ سیاست کے خاتمے کے لئے قانونی سطح کی بجائے انتظامی اقدامات کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس اجلاس میں مذہبی اور سیاسی تقریبات میں پیشگی اجازت کے بغیر غیر ملکی سفیروں کی شرکت پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ لاؤڈ سپیکر کے استعمال کے قانون پر موثر عملدرآمد کرایا جائے گا۔ فرقہ واریت کے خلاف حکومت علماء اور مذہبی لیڈروں سے رابطے بڑھائے گی۔ اگرچہ مذہبی تنظیموں پر پابندی کا امکان مسترد کر دیا گیا ہے۔

○ وزیر داخلہ پاکستان نے کہا ہے کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ حکومت سپریم کورٹ کے فیصلے کی مکمل پشت پناہی کرے گی۔ علماء نے وزیر داخلہ کے جرأت مندانہ بیان کے احترام میں تحریک کچھ وقت کے لئے ملتوی کر دی ہے۔

○ اطلاعات و نشریات کے نئے وفاقی سیکرٹری حسین حقانی نے اس صوابدیدی فنڈ سے لاتعلقی کا اظہار کر دیا ہے جو حکومت پاکستان کی طرف سے وفاقی سیکرٹری اطلاعات کی صوابدید پر ہوتا ہے۔ وہ پہلے سیکرٹری ہیں جنہوں نے یہ فیصلہ کر کے ایک نئی روایت کا آغاز کیا ہے۔

○ قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ہمیں کسی کی بدمعاشی قبول نہیں۔ ملک کو لٹیروں سے بچانے کا وقت آگیا ہے۔ وزیر اعظم ملک کی وفادار ہیں نہ اسلام کی۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے ملک کے تحفظ کی قسم کھائی ہے۔ زیادہ ووٹ لینے کے باوجود پاکستان کو بچانے کی خاطر اپوزیشن میں بیٹھے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ حکومت دسمبر سے پہلے ختم ہو جائے گی۔

○ حکومت نے سیمنٹ کی قیمتوں میں بلاجواز اضافہ کا سختی سے نوٹس لیا ہے اور سیمنٹ کی قیمتیں کنٹرول کرنے کے لئے فیکٹری مالکان پر پابندیاں لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں سیمنٹ فیکٹریوں کو تمام ریکارڈ رکھنے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔

○ حکومت نے تاجروں کے مطالبات منظور کرتے ہوئے ۳۳۔ اشیاء پر فکسڈ ٹیکس بحال کر دیا ہے۔ تاجر اب فکسڈ ٹیکس میں اضافی رقم ادا کریں گے۔ حکومت نے خامیاں تسلیم کرتے ہوئے وفاقی بجٹ تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ وفاقی حکومت اور بلوچستان کی صوبائی حکومت کے درمیان پیپلز پروگرام کا تنازعہ شدت اختیار کر گیا ہے۔ وفاقی حکومت سوشل ایکشن بورڈز کے چیئرمین اپنے حامی افراد کو بنانا چاہتی ہے جبکہ مگسی حکومت اس کے خلاف ہے۔

○ جمہوری وطن پارٹی کے سربراہ نواب اکبر خان بگتی ایک نیا سیاسی اتحاد بنائیں گے جس میں پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ کو شامل نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہر جماعت ان دو بڑی پارٹیوں کی زخم خوردہ ہے ان سے نجات کے لئے نیا اتحاد ضروری ہے۔

○ لاہور میں ہنجروال نیاز بیگ میں پولیس اور ایک مذہبی تنظیم کے کارکنوں کے تصادم میں ۳ پولیس والوں سمیت ۸۔ افراد زخمی ہو گئے۔ اس مقابلہ میں پولیس کی ۵ گاڑیاں بھی نذر آتش کر دی گئیں۔ یونیورسٹی فائرنگ کیس اور دیگر مقدمات میں مطلوب ملزموں کی گرفتاری کے لئے پولیس کا آپریشن ناکام ہوگیا۔ زخمیوں میں ایک تھانیدار اور ایک کمسن لڑکا بھی شامل ہیں۔

○ بھارت نے دو طرفہ مذاکرات کے لئے پاکستان کی جانب سے پیش کردہ شرائط مسترد کر دی ہیں۔ بھارت کے خارجہ سیکرٹری نے کہا ہے کہ خارجہ سیکرٹریوں کی سطح پر بات چیت دوبارہ شروع کرنے کے لئے پاکستان کی پیش کر شرائط ناقابل عمل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان مسئلہ کشمیر باہمی طور پر حل کرنے کی بجائے بین الاقوامی اداروں میں اٹھانے کی کوشش کر رہا ہے لیکن بھارت بھارت اقوام متحدہ میں اس چیلنج کا ڈٹ کر مقابلہ کرے گا۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ وفاقی اور صوبائی حکومتیں مل جل کر بڑے شہروں کے ترقیاتی پیکیج مکمل کریں۔ انہوں نے کہا کہ ملتان شہر کی ابتر حالت بھی بہتر بنائی جائے۔

بازیافتہ کیلکولیٹر

○ ایک عدد کیلکولیٹر محلہ دار العلوم شرقی سے ملا ہے۔ جس صاحب کا ہو وہ نشانی بتا کر دفتر الفضل سے حاصل کریں۔

خواتین توجہ فرمائیں

سلائی • کٹائی • چائنیز اور کانٹیننٹل کھانے سیکھئے
دو چھٹی بروز اتوار سوموار
رابطہ کیلئے: عطیہ اکیڈمی ۱۱/۲۱ صدر جنوبی ربوہ

بدہضمی، گیس، پیٹ درد

اور پیٹ کی روزمرہ کی تکالیف کیلئے بفضلہ تعالیٰ
بہت مفید ہومیو پیتھک دوا
DIGESTINE
ڈائی جیسٹین قیمت -/15 روپے
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر ریلیجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-771 , 04524-211283
فیکس 04524-212299

ٹریکٹر برائے فروخت

ایک عدد ٹریکٹر میسی فرگوسن 240 اچھی حالت میں برائے فروخت موجود ہے۔
خواہشمند حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ فرمائیں
مہر لال خان چاہ کیکری والا
موضع احمد نگر متصل ربوہ ضلع جھنگ

اکسیر موٹاپا -/30 | ہمدرد نسواں (حبوب اٹھراء) -/15 | دوائی فضل الٰہی برائے اولاد نرینہ -/150 | زوجام عشق -/600 | اکسیر لیکوریا کیپسول -/30 | کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے -/15 | سفوف اکسیر شوگر -/30
جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار- ربوہ فون: 659